# جستجو

اِنسان دیگر مخلوقات سے ہمہ پہلو ممتاز مخلوق ہے جو فکر و شعور اور فہم و ادراک کی صلاحیت کی حامل اور آدابِ زندگی سے متّصف ہے۔ علم و تحقیق اور تلاش و جستجو کا جوہر فطرتاً انسان کو ودیعت ہوا جس پر اس کی امتیازی حیثیت اور ترقی و کمال کا انحصار ہے۔ یہ جوہر جس قدر پروان چڑھتا اور نکھرتا ہے اُسی قدر انسان کی ترقی اور فلاح کے امکانات روشن ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس لیے انسان کا اس طرف متوجہ ہونا ناگزیر ہے۔ اس سلسلے میں سب سے بڑا محرک دینِ فطرت ہے جو بنیادی طور پر علم و دانش اور تحقیق و جستجو کا علمبردار ہے۔ سب سے پہلے یہی دین وضاحت کرتا ہے کہ دوسری ذی شعور مخلوقات (جن و ملک) سے زیادہ علم بارگاہِ ایزدی سے انسان کو عطا ہوا اور اس علمی فوقیت کی بنا پر یہ مسجودِ ملائک قرار پایا۔ دینِ فطرت تاریخ عالم کے مختلف مراحل میں سے گزرتا رہا اور اقوامِ عالم کو علم و ہدایت کے زیور سے آراستہ کرتا رہا، یہاں تک کہ نقطۂ کمال کو پہنچ گیا تو اس تکمیلی مرحلۂ دین کا آغاز علمی حوالے ہی سے ہوا۔ یعنی حضور ختم الرسل محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی کا عنوان ہی علم، ذرائع علم اور حقیقت انسان بنا۔ ''اِقراء'' گویا بعثتِ نبوی ﷺ کے تحت اللہ کے دین کی تحریک کا نقطۂ آغاز علم و تحقیق ہے۔ تاریخِ عالم کے در و بام گزشتہ ساڑھے چودہ صدیوں سے اس علمی تحریک کی بدولت منور ہو رہے ہیں۔ یورپ کی نشاۃِ ثانیہ کا راز بھی اِسی میں مضمر ہے۔

قرونِ وسطیٰ کو مسلم تحقیقات، سائنس اور تہذیب و تمدن کا نقطۂ عروج مانا جاتا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ درس گاہوں دارِ ارقم اور صفہ نے مضبوط بنیاد فراہم کی تھی۔ ہر دور کے مسلمانوں کے علمی و تحقیقی اور تہذیبی کارہائے نمایاں کی عظیم الشان عمارت اُسی بنیاد پر اُستوار ہے اور دورِ زوال کو عظمتِ رفتہ میں بدلنے کے لیے بھی اُسی بنیاد کی ضرورت ہے۔

آج کا دور سائنس اور تہذیب و تمدن کی ترقی کا دور کہلاتا ہے اور دنیا کی بڑی بڑی جامعات اور درس گاہوں میں وسیع پیمانے پر تحقیقات ہو رہی ہیں جن کو جدید خطوط پر اُستوار کرنے میں مغرب کا نمایاں کردار ہے۔ اس میں عالمِ اسلام کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ اصل میں یہ دعوت اسلام کی ہے اور اس

حوالے سے بنیادی ذمے داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ امر خوش آئند ہے کہ ہمارے اندر بھی کسی حد تک بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے اور دیگر مسلم ممالک کے شانہ بشانہ پاکستان کی جامعات میں بھی تحقیق کا رجحان قوی تر ہو رہا ہے جہاں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کی تحقیق کے ساتھ ساتھ ہمہ پہلو تحقیقی مجلّات بھی شائع ہو رہے ہیں۔

شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی فیصل آباد کا تحقیقی مجلّہ ''ضیائے تحقیق'' بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کا موجودہ شمارہ مجموعی طور پر دسواں شمارہ ہے۔ ''ضیائے تحقیق'' ایچ ای سی پاکستان کی شرائطِ تحقیق کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ ایک معیاری تحقیقی مجلّہ ہے۔ ہمارے لیے یہ امر بھی باعثِ مسرت ہے کہ ''وزارتِ مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی'' حکومتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام کتب و جرائدِ سیرت کے مقابلے میں ''ضیائے تحقیق'' کے سیرت نمبر (شمارہ ۸) کو دوسرے انعام کا حق دار قرار دیا گیا جس کا اعلان قومی سیرت کانفرنس (۱۴۳۷ھ) اسلام آباد میں کیا گیا۔

*مُدیر*